

تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیر
قط (۲) آخری

اطْلُبُوا الْعِلْمَ لَوْ بِالصَّيْرِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
حدیث علیؑ کے مسند میں کی تحقیق

اب اس باب کی باقی ماندہ روایات کے تمام طرق اسناد اور ان کے جملہ رواۃ کا مختصر
وائے جرح و تعدیل کے نزدیک مرتبہ و مقام کا جائزہ بھی لیتا چلوں جو حضرت علی ابن ابی طالبؑ
ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید الخدریؓ، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے اس کے تین طرق وارد ہوئے
ہیں:

طریق اول:

أَخْبَرَنَا الْقَزَّازُ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ شَهْرِيَّارٍ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ نَا أَحْمَدُ
بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْخَوَّارِ زَيْدٌ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَهُ (رَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي
مُسْنَدِهِ وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ
الْمُهَيْتِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ) ۹۵

اس روایت کے ناقابل اعتبار ہونے کی وجوہات یہ ہیں، اس طریق میں راوی عبد العزیز
جو درجہ جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ وہ ”متروک“ ہے۔ کیونکہ اس
نے اپنی تمام کتب جلاؤالی حصے اور اپنی یادداشت کے مطابق حدیثیں بیان کیا کرتا تھا، لہذا شدید

۹۵۔ اخرجه الخطيب ج ۵ ص ۲۰۴ والمصنف للصغير للطبراني ج ۱ ص ۹۲ طبع المكتبة السلفية المدينة المنورة و

خطیبوں کا مترکب ہوتا تھا۔ علامہ بیہقی نے بھی اسے ”متروک“ بیان کیا ہے ۹۶ھ۔ ابن معین کا قول ہے: ”لَيْسَ بِشَيْءٍ“ حافظ عراقی کا قول ہے کہ ”عبد العزیز“ متروک ہے، جیسا کہ اس کی تضعیف میں امام نسائی وغیرہ سے منقول ہے۔ اور امام بخاری کا قول ہے: ”لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ“ ۹۷ھ علامہ ذہبی نے اس کے ترجمہ میں اسے ”مترکب“ بتایا ہے ۹۸ھ امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ متروک ہے، ابن جہان کا قول ہے: ”عَبْدُ الْعَزِيزِ زَيْدِي الْمَنَافِرُ عَنِ الشَّاهِدِ“ یعنی عبد العزیز شاہیر سے مناکیر روایت کرتا ہے جیسا کہ امام ابن الجوزی نے موضوعات میں بیان کیا ہے ۹۹ھ اس طریق میں دوسرا خروج راوی خوارزمی ہے جس کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ ”متروک“ ہے ۱۰۰ھ طبرانی کا قول ہے کہ محدث حسین بن علیؒ سے کسی نے روایت نہیں کی مگر اس اسناد کے ساتھ جس میں سلیمان کا تفرد ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی خوارزمی کی تضعیف میں امام دارقطنی کا قول بیان کیا ہے ۱۰۱ھ۔

طریق دوم:

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا حَزْرَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِي قَالَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَقِصٍ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ
قَالَ نَا عِمْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ الْخ“ (ذكره الخطيب و

ابن الجوزي ۱۰۲ھ)

مجمع الزوائد للبيهقي ج ۱ ص ۱۲۰ طبع مکتبۃ القدسی ۱۳۵۲ھ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۲ ۹۶ھ
مجمع الزوائد للبيهقي ج ۱ ص ۵۲، ۵۳ ۹۷ھ المجتہد للمافظ العراقي ج ۱ ص ۵۶ ۹۸ھ میزان الاعتدال
للذہبی ج ۲ ص ۳۲ ۹۹ھ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعة للالبانی ج ۱ ص ۱۹۲ ۱۰۰ھ
العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۱ھ المعجم لصغير للطبرانی ج ۱ ص ۹۲ واخره الخطيب البغدادي
ج ۲ ص ۲۰۴ ۱۰۲ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۳ھ الفقیہ والمتفقۃ للخطیب ج ۱ ص ۴۴

یہ طریق اسناد بھی کھرا نہیں ہے کیونکہ اس میں راوی عیسیٰ بن عبد اللہ تمام آفت کی بنیاد ہے۔ اس کے دادا کا نام محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ہے۔ ابن حبان کا قول ہے: "يُرْوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ" یعنی اپنے والد اور آباؤ سے "عَنْ" کے ساتھ موضوع چیز میں روایت کرتا ہے۔ امام دارقطنی کا قول ہے: "هُوَ مَرْوُوكُ الْحَدِيثِ" یعنی وہ متروک الحدیث ہے۔ علامہ ذہبی نے اس کی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو موضوع ہیں۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبد اللہ "ضعیف" ہے۔ ایک دوسرے راوی عباد بن یعقوب کے متعلق ابن حبان کا قول ہے: "يُرْوَى الثَّنَا كَثِيرٌ عَنِ الْمَشَاهِيرِ فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ" یعنی مشاہیر سے منسوب کر کے منکر روایت کرتا ہے پس ترک کئے جانے کا مستحق ہے ۵۶۔

طریق سوم:

"أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْقُرَآنِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّعَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُنْدَارِيُّ قَالَ نَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّرَقَنْدِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... الخ" (اخرجه الخطيب وذكره ابن

الجوزي) ۵۷

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ "اس طریق میں عمرہ دی راوی

والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴

ہے جو ”مناکہ بیان کرتا ہے“ اور محمد بن ایوب اور جعفر بن محمد دو ایسے راوی ہیں جن میں غایت درجہ ضعف ہے۔“ ۵۸

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی حدیث کا صرف ایک طریق ہے جو اس طرح ہے:

”فَاخْبَرَنَا ابْنُ خَيْرُونَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا أَبُو يَعْلَى قَالَ نَا هَزَيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَانِيُّ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْفِ... الخ“ (اخرجه ابو يعلى ورواه الطبرانی فی الكبير والوسط و ذکره الهیثمی والحافظ والخطیب وابن الجوزی) ۵۹

یہ طریق ناقابل اعتماد ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عثمان بن عبد الرحمن القرظی ضعیف ہے۔ امام ابن الجوزی کا قول ہے: ”وَعُثْمَانُ لَا يُحْتَجُّ بِهِ“ یعنی عثمان حجت نہیں ہے۔ ۵۹ حافظ ابن حجر نے عثمان کے ترجمہ میں درج کیا ہے: ”عُثْمَانُ صَدُوقٌ أَكْثَرُ الرِّوَايَةِ عَنِ الضَّعَفَاءِ وَالْمَجَاهِيلِ“ یعنی عثمان صدوق ہے لیکن اکثر روایتیں ضعفاء اور مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے۔ امام ابن معینؒ کا قول ہے ”يَكْدِبُ“ ابن حبانؒ کا قول ہے: ”يَزْوِجُ عَنِ الثِّقَاتِ الْأَشْيَاءَ الْمَوْصُوعَةَ لَا يَجُوزُ إِلَّا حِجَابُ يَمْ“ یعنی ثقات سے موضوع چیزیں روایت کرتا ہے پس اس سے احتجاج جائز نہیں۔ امام ابن مدینی نے بھی اس کی بہت تضعیف کی ہے۔ ابن عدیؒ کا قول ہے: ”مُنْكَرٌ كَمَا يُتَابَعُهُ الثِّقَاتُ“ یعنی منکر ہے اور ثقات میں سے کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا۔ امام بخاریؒ کا قول ہے: ”سَكَتُوا عَنْهُ“ جب حدیث الحق

۵۸۔ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۵۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۱۹ والمطالب الحافظ ج ۳ ص ۱۳۰ والموضوع للخطیب ج ۲ ص ۲۰ ۶۰۔ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵

نے درج کیا ہے کہ وہ ”متروک“ ہے ۱۳؎ ہیثمی نے بھی اسے ”متروک“ درج کیا ہے ۱۴؎ علامہ ذہبی بیان کرتے ہیں کہ ”عثمان بن عبد الرحمن القرظی جو حماد بن ابی سلمان سے روایت کرتا ہے، کے متعلق امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ وہ ”مجهول“ ہے۔ اور حماد کی حدیث قبول نہیں کی جاتی مگر وہ جو اس سے قداماء (مثلاً شعبہ و سفیان ثوری اور دسوائی وغیرہ) نے روایت کی ہو عثمان بن عبد الرحمن پر امام نسائیؒ و امام دارقطنیؒ نے ”متروک“ ہونے کا حکم لگایا ہے اور امام بخاریؒ سے بھی اس کا ترک کرنا منقول ہے۔ ۱۵؎ امام ابن الجوزیؒ اس کے ایک اور راوی ہزول کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ ”وہ غیر معروف ہے اور اس سے کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا ۱۶؎ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو یہ ہے:

”فَأَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا ابْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ نَا الْعَيْثِيُّ
قَالَ نَا ابْنُ الدَّخِيلِ قَالَ نَا الْعُقَيْلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُوسَى قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ نَا
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَزَادٍ قَالَ نَا عَائِذُ
بْنُ أَيُّوبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ طُوسٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ... إلخ“
(ساقہ العقیلیؒ فی ترجمۃ عائذ و اورده الحافظؒ
ورواه الطبرانی فی الاوسط وذكره الہیثمیؒ وابن
الجوزیؒ) ۱۷؎

۱۸؎ موضوعات لابن الجوزیؒ ج ۲ ص ۲۳۲ و اعلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۲ ۱۹؎ تقریب
الہتذیب للحافظؒ ترجمہ عثمان بن عبد الرحمن ۲۰؎ الاحکام الکبریٰ للشیخ عبدالحیؒ ج ۲ ق ۱۳۸ ۲۱؎
مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۴ ص ۲۶۹ ۲۲؎ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ ص ۴۳ ۲۳؎ اعلل المتناہیہ
لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۶۳ ۲۴؎ لسان المیزان للحافظ ابن حجر عسقلانیؒ ج ۳ ص ۲۲۵ و مجمع الزوائد
للہیثمیؒ ج ۱ ص ۱۲۰ و اعلل المتناہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۵۶۔

اس طریق کے ایک راوی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ "ضعیف" ہے، امام عقیلی کا قول ہے کہ: "اَخْطَا فِي السَّنَدِ وَالْمَتْنِ وَقَلَبَ اِسْمَ الرَّاْوِي"۔ یعنی سند و متن میں بہت خطا کا رہے اور راوی کا نام از خود گھڑ لیتا ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: "اَحَادِيثُهُ مُنْكَرَةٌ" یعنی اس کی احادیث منکر ہوتی ہیں۔ امام عقیلی کا ایک اور قول ہے: "لَهُ اَحَادِيثٌ مُنْكَرَةٌ" ابن حنیہ کا قول ہے: "لَا يُسَارِدُنِي فَلَئْسَ"۔ یعنی ایک پیسہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور: "يُحَدِّثُ بِاَحَادِيثٍ كَذِبٌ" یعنی جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن حنیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: "لَا يُسَارِدُنِي فَلَئْسَ"۔ واللہ بمبینی فرماتے ہیں کہ: "ضَعِيفٌ جَدًّا" یعنی وہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس طریق کے ایک دوسرے راوی عائذ بن ایوب کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ ابن ایوب "مُجْمُولٌ" ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ عائذ بن ایوب کچھ پر گناہ نہیں ہے، بلکہ اس کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ البتہ ایوب بن عائذ رحا، التہذیب میں سے ہے۔ ۱۲۳ھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی یہ حدیث صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو اس طرح ہے:

"قَاتَبَانَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَاعِيُّ قَالَ نَا اَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُحْيَى الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا مِسْعَرُ بْنُ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ الخ" (ذکرہ ابن الجوزی) ۱۲۳ھ

- ۱۱۹ھ لسان المیزان للحافظ ابن حجر ج ۳ ص ۳۱۰ ۱۱۹ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲۔
 ۱۲۰ھ مجمع الزوائد للبیہقی ج ۱ ص ۱۲۰ ۱۲۱ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۲۲ھ
 لسان المیزان لابن حجر ج ۳ ص ۲۲۵، ۲۲۶ ۱۲۳ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲۔

یہ روایت بھی قابل اعتبار نہیں ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عطیہ العوفی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: "صَدَّقَ وَيُضَعِّفُ كَثِيرًا كَانَ شَيْخًا مَذْذَبًا" یعنی وہ صدوق ہے لیکن کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے اور وہ مدرس خیمہ تھا ۱۱۲۴ھ ائمہ جمہور نے اس کے "ضعف" پر حرج کی ہے جن کے اقوال حافظ ابن حجر اور علامہ ذہبی اے جمع کئے ہیں ۱۱۲۵ھ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ عطیہ "ضعیف" ہے، علامہ بخاری نے بھی اس کی "تضعیف" بیان کی ہے۔ اما ذہبی کا قول ہے: "عَطِيَّةٌ ذَاهِيَةٌ" لہذا امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عطیہ کی "تضعیف" ابن عدی، رازی اور واقظنی نے کی ہے۔ اور ابن حبان کا قول ہے: "لَا يَحِلُّ كُتْبُهُ حَدِيثُهُ إِلَّا عَلَى التَّحْقِيقِ" یعنی اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے مگر صرف تعجب کے لیے۔ ۱۱۲۶ھ اگرچہ عطیہ العوفی کی بعض احادیث کی تحسین امام ترمذی نے کی ہے لیکن حق یہ ہے کہ امام ابوعلیٰ ترمذی کی کسی حدیث کے بارے میں تصحیح یا تحسین کرنا حجت نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں ان رحمہ اللہ کچھ مثالیں واقع ہوئے ہیں چنانچہ امام ذہبی کا ایک مشہور قول ہے کہ "وَلَا يَعْتَمِدُ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَصْحِيحِ التِّرْمِذِيِّ" ۱۱۲۸ھ یعنی علماء امام ترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔

اس طریق اسناد میں ایک دوسرا مجروح راوی اسماعیل بن عمرو ہے جو امام واقظنی، رازی، ابن عدی اور ابن الجوزی کے نزدیک "ضعیف" ہے۔ ۱۱۲۹ھ

حضرت جابر کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے ہی وارد ہوئی ہے جو حسب ذیل ہے:

فَاخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ اخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَكِيدِ الْخَلَّالُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ..... الْحَجُّ" (ذکرہ

۱۱۳۰ھ تقریب التہذیب لمعاظ ابن حجر، ترجمہ عطیہ العوفی ۱۱۳۰ھ تہذیب التہذیب لمعاظ ابن حجر

ابن الجوزی ۱۴۱۳ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ: ”اس طریق میں محمد بن عبد اللہ بن جعفر کا ذکر ہم نے آنفا کیا ہے اور عباس بن ولید راوی ”مطعون“ ہے۔“ ۱۳۱ھ

حضرت ابن عمرؓ سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ چار طرق سے وارد ہوئی ہے

اور وہ حسب ذیل ہیں:

طریق اول:

أَبَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَزَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ
ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْكَثِّثِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ
بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٍ“ (ذکرہ ابن الجوزی ۴۳۲ھ)

یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی ابو البختری ہے جس کا نام وہب ابن وہب المدنی القاضی ہے اس کے متعلق ابن عیین کا قول ہے: ”كَانَ يَكْذِبُ عَدُوًّا لِلَّهِ“ یعنی وہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا تھا۔ امام احمد کا قول ہے: ”كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَصْنًا“ یعنی وہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن الجوزی نے اسے مقدمہ ”موضوعات“ میں درج کیا ہے۔
بکبار الوضائع“ یعنی وہ کبار وضائعین میں سے تھا، لکھا ہے ۱۳۲ھ اس طریق کا دوسرا راوی محمد ابن ابی حمید ہے جس کے متعلق امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں: ”لَيْسَ بِشَيْءٍ اَوَّلًا“

میزان الاعتدال للذہبی ۲۱۵ تراجم علیہ العوفی ۲۱۵ سلسلہ الامارہ ۲۱۵ ضعیفہ والموضوعہ للالبانی ۲۱۵
ص ۱۵۱ ۱۳۱ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۳۸ھ مقالات المکتوثری ص ۳۱۱
۱۳۱ھ العلل المتناہیہ ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۳۱ھ الضاج ص ۵۴-۵۵ ۱۳۱ھ ایضاج
ص ۶۴ ۱۳۲ھ ایضاج ص ۵۵ ۱۳۲ھ کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۷-۴۸

کا قول ہے: ”لَا يَحْتَجُّ بِهِ“۔ یعنی حجت نہیں ہے۔ ۱۳۳۷ھ محمد ابن ابی حمید کو ذہبی نے بھی ”ضعیف“ بتایا ہے۔ امام بخاری نے اس پر ”منکر الحدیث“ ہونے کا حکم لگایا ہے۔ امام نسائی کا قول ہے: ”لَكِنَّ يَثِقَتِ“ یعنی ثقہ نہیں ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی کا قول ہے: ”اس کی حدیث سے کوئی استنباط نہیں ہے“۔ ۱۳۳۸ھ حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ محمد بن ابی حمید ”مترک“ ہے۔ ایک اور مقام پر کہا ہے کہ وہ ”ضعیف الحدیث“ اور ”سیئی الحفظ“ ہے۔ ۱۳۳۹ھ امام عقیلی نے اسے ”ضعفاء“ میں شمار کیا ہے۔ ۱۳۴۰ھ

طریق دوم:

”أَبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَتِيقِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الدَّحِيلِ أَنَا الْعَقِيلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَنْطَلَكِيُّ قَالَ نَارُوحُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ الْخ“ (ذكره العقیلی فی ترجمۃ الروح وابن الجوزی)

یہ طریق اسناد بھی قوی نہیں ہے، کیونکہ اس میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے جو ”ضعیف“ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کے ترجمہ میں درج کیا ہے: ”صَدُوقٌ اخْتَلَطَ أَخْبَرَنَا لَمْ يَمَيِّزْ فَتُرِكَ“ یعنی صدوق ہے، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا اور تمیز نہ کر پاتا تھا پس ترک کر دیا گیا۔ علامہ بیہقی نے بھی اس کے ”ضعف“ کی یہی علت بیان کی ہے۔ ۱۳۴۰ھ حافظ عراقی کا قول ہے: ”إِسْنَادُهُ لَيْسَ“۔ یعنی اس کی اسناد میں لچک ہے۔ ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ ”عیسیٰ بن یونس روایت کرتے ہیں“ میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار تھا، ۱۳۴۱ھ

۱۳۴۲ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۳۵۰ھ تدریب الراوی ۱۳۶۱ھ المطالب العالیہ ۱۳۶۲ھ الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۲۲ ۱۳۶۸ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۹ ۱۳۶۹ھ تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانی، ترجمہ لیث بن ابی سلیم ۱۳۷۰ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۳۴

لیث بن البسیم کے علاوہ اس طریق میں روح بن عبد الواحد بھی ہے، جس سے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد امام عقیلی فرماتے ہیں: "لَا يَتَّبِعُ عَلَيْهَا"۔ یعنی کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا اور ابو حاتم کا قول ہے: "كَيْسٌ بِالْمَتِّينِ رَوَى أَحَادِيثَ مُتَنَاوِضَةً"۔ یعنی وہ متین نہیں ہے، متناقض احادیث روایت کرتا ہے۔ اس جہان نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی نے غلیب بن علی کے ترمذیہ میں اس کی احادیث پر تعقب کیا ہے۔

41

طریق سوم؛

”أَنَا أَبُو مَنْصُورِ ابْنِ حَيَّوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ نَاحِزَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ
قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ (قَالَ نَا) مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ ... الْخَيْرُ رُذِرَهُ

ابن الجوزی ۱۵۲ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس
میں محمد بن عبد الملک ہے جس کے متعلق امام احمد کا قول ہے: ”قَدْ رَأَيْتُهُ وَكَانَ يَضَعُ
الْحَدِيثَ وَيَكْتُبُهُ“، یعنی میں نے اس کو دیکھا ہے وہ حدیث گھر لکھتا اور صوبٹ باندھا کرتا
نفاہ ابن حبان کا قول ہے: ”لَا يَجِلُّ ذِكْرُهُ فِي الْكُتُبِ إِلَّا عَلَى جِهَةِ الْقَدَحِ فِيهِ“
یعنی اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے مگر صرف اس پر جرح و قدح کے لیے۔ ۱۵۳ھ

طریق چہارم؛

”أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَتَيْنَا الْجَوْهَرِيَّ
عَنِ الدَّارِ قُطَيْبِيِّ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ ابْنِ حَبَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُنِيعٍ قَالَ
نَا مَهْنَابُ بْنُ يَحْيَى الرَّمْلِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُوسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ ... الْخَيْرُ“
(ذکرہ ابن حبان والدارقطنی والحافظ وابن

الجوزی) ۱۵۲ھ

ص ۱۲۰ ۱۵۲ھ لسان المیزان لابن حجر ج ۲ ص ۲۶۶ ۱۵۲ھ اعلل المتناہی لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵

اس روایت پر بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے راوی احمد بن ابراہیم بن موسیٰ کے متعلق امام ابن الجوزی ابن حبان کا قول نقل فرماتے ہیں: "يَرَوْنِي عَنْ مَالِكٍ مَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهِ قَطُّ" یعنی مالک سے "عَنْ" کے ساتھ روایت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے ۳۱۱ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی ہے اور فرمایا: هَذَا الْكَحْدِيثُ كَأَصْلِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ یعنی اس حدیث کی نہ ابن عمر کی حدیث سے، نہ نافع کی حدیث سے اور نہ ہی مالک کی حدیث سے کوئی اصل ہے۔

اس روایت کے ایک دوسرے راوی مہنبا کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے: میں نے مہنبا کا احتساب کیا ہے اس میں وہیم پایا جاتا ہے۔ ایک طرف وہ مالک موسیٰ بن ابراہیم المروزی سے روایت کرتا ہے پھر اسی روایت کو بطریق موسیٰ بھی روایت کرتا ہے خطیب بغدادی فرماتے ہیں: "محمد بن بیان جس نے مہنبا سے اور اس نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی ہے اس نے اسی طرح مالک سے بھی روایت کی ہے جس سے ہم اس پر پہنچتے ہیں کہ: لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ مِنَ الْقَوَائِمِ مَعًا" یعنی ان دونوں احوال میں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا" ۵۶

اختصار پر اس باب کی جملہ احادیث کی تصحیح و تضعیف میں کبار محدثین و علمائے نقد و جرح محققین کے جو مختلف اقوال و آراء و نظریہ کتب میں ملتی ہیں ان میں سے چند مسائل پیش کی جاتی ہیں عراقی کا قول ہے کہ: "قَدْ صَحَّ بَعْضُ الْأَثَرِ بِعَظْمٍ طَرَفٍ" یعنی بعض ائمہ نے اس کے بعض طرق کی تصحیح کی ہے علامہ مزنی کا قول ہے: "إِنَّ طَرَفَهُ يَتَلَعَبُ بِهِ رِثِيَّةُ الْحَسَنِ" یعنی اس روایت کے طرق حسن کے رتبہ تک پہنچتے ہیں۔ امام بیہقی کا قول ہے: "مَنْ لَمْ يَشْهَدْ وَلَا سَنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ أَوْجَعِ كُلِّهَا ضَعِيفٌ" یعنی اس کا متن شہور لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ اور روایت کی گئی ہے کہ جو بوجہ یہ تمام ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا مشہور قول ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ"، یعنی ہمارے نزدیک اس باب میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک قول ابن راہویہ سے بھی منقول ہے۔ ابوعلی نیشاپوری کا قول ہے: "إِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ"

۱۵۳۳ الفصاح ص ۶۳ ۱۵۴۲ مجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۴۱ طبع دار الوعی بحلب ۱۳۹۶ھ

رِسْنَادُ، وَمَثَلٌ بِهِ الْحَاكِمُ لِمَشْمُورٍ كَيْسَ بِصَرِيحٍ، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس میں (ضعیف) اسناد ہیں۔ اور ایسا ہی حاکم سے منقول ہے کہ یہ روایت مشہور ہے، صحیح نہیں ہے۔ ابن الصلاح نے بھی اس بارے میں اسی رائے کی اتباع کی ہے۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد عراقی الکنافی اور علامہ سخاویؒ نے ان تمام اقوال کو اپنی تصانیف میں ترجیحاً نقل کیا ہے ۱۵۸۔

اما ابن ابجوزی نے "العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ" میں اس روایت کے اکثر طریق اسناد جمع کرنے کے بعد ان میں سے ہر ایک کو فی اسماء الرجال کی کسوٹی پر پرکھا اور ان تمام روایات کی قلعی کھول کر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ فَجَزَاهُ اللَّهُ! اختتام پر آل رحمہ اللہ ان تمام روایات کے متعلق فیصلہ کن انداز میں فرماتے ہیں: "هَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا لَا يَثْبُتُ" یعنی تمام احادیث ثابت نہیں ہیں۔ ۱۵۹ آل رحمہ اللہ نے اس بارے میں امام احمد بن حنبلؒ پر یہ مشہور قول نقل فرما کر بحث کا خاتمہ فرمایا ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ" جو اپنی جگہ ایک سند اور حقی فیصلہ کا مقام رکھتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

و لسان المیزان للمحافظ ابن حجر عسقلانیؒ ج ۱ ص ۱۳۲ والعلل المتناہیہ لابن ابجوزیؒ ج ۱ ص ۵۵۔
 ۱۵۵ العلل المتناہیہ لابن ابجوزیؒ ج ۱ ص ۶۳ ۱۵۶ لسان المیزان للمحافظ ابن حجر عسقلانیؒ
 ج ۱ ص ۱۳۲ ۱۵۷ تحریج الاحیاء لابن عراقؒ ۱۵۸ تنزیہ الشریعہ المرفوۃ عن الاخبار الشنیعہ
 الموضوۃ لابن عراقؒ ج ۱ ص ۲۵۸ طبع مطبعة العاطف ۱۳۷۸ھ والمقاصد الحسنہ للسخاویؒ
 ص ۲۷۵۔

ادارہ "محدث"

کی طرف سے
 تَنْبِيْهُكَ اللّٰهُ مِنْكَ

قارئین "محدث" کو
 عید مبارک ہو۔

